**S_1999_5_329_331**

# عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

میسرز کورمنڈل فرٹیلائزرز لمیٹیڈ

بنام۔

کلکٹر آف کسٹمز

**14 دسمبر 1999**

ایس۔پی۔بھروچا اور آر۔سی۔لاہوٹی، جسٹسز۔

کسٹم ڈیوٹی-تخمینہ کاری-لینڈنگ چارجز-ایک فیصد پر مشخصہ جاتا ہے-اسسٹنٹ کلکٹر اسٹیوڈورنگ چارجز کو الگ سے شامل کرتا ہے-منعقد کیا جاتا ہے، ڈاکے کی فیس درآمد شدہ سامان کو زمین پر لانے کے لیے ایک درآمد کنندہ کے تمام اخراجات کا احاطہ کرتے ہیں- یہ کسٹم حکام کے لیے کھلا ہے کہ وہ ایک فیصد پر لینڈنگ چارجز کا اندازہ نہ لگائیں اور ان کا اصل میں اندازہ لگائیں-لیکن اگر وہ فیصد کی بنیاد پر ان کا اندازہ لگاتے ہیں، تو وہ لینڈنگ چارجز کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ ان کے لیے کھلا نہیں ہے پھر اس بنیاد پر اس میں کوئی بھی رقم شامل کرنے کی کوشش کریں کہ وہ لینڈنگ چارجز کے تحت شامل نہیں تھی۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1988 کی دیوانی اپیل نمبر 42-2233-

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے A نمبر C/1086/79-A اور C/1895 سے 1903/83-A کے ساتھ C/COD/554 سے 562/86-A اور C/Misc/269/86-A کے 30.10.87 کے فیصلے اور حکم سے

کے ساتھ

1996 کی دیوانی اپیل نمبر 4307۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے اے نمبر C/2237/86-A کے آرڈر نمبر 962 آف 1995-A کے 5.12.95 کے فیصلے اور حکم سے

ایس۔گنیش، رویندر نارائن، جانیش باویجا اور ایس۔سکومارن میسرز جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے این۔کے۔باجپائی، ہیمنت شرما اور پی۔پرمیشورن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ان اپیلوں میں ایک مختصر سوال پیدا ہوتا ہے، یعنی، کسٹم ڈیوٹی کی تشخیص کے مقاصد کے لیے، درآمدی سامان کی CIF ویلیو کے 1.4 فیصد کی شرح ڈاکے کی فیس کا تعین کرنے کے بعد، کیا کسٹم حکام اپنی ویلیو سٹیوڈورنگ چارجز میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔

مشا پیل کنندگان کھاد تیار کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے بڑی مقدار میں راک فاسفیٹ اور سلفر درآمد کیا۔ مذکورہ سامان چارٹرڈ جہازوں میں بھارت لایا گیا تھا جس کا انتظام متعلقہ وقت یعنی 1971 سے 1975 تک نہر سازی ایجنسی M.M.T.C کے ذریعے کیا گیا تھا۔ مذکورہ سامان اپیل گزاروں نے گہرے سمندروں پر خریدا تھا۔ مذکورہ سامان کو بھارت میں اتارنے کی ذمہ داری ان کی تھی۔ موثر ان لوڈنگ کے مقصد کے لیے؛ اپیل کنندہ نے وشاکھاپٹنم میں اپنا گھاٹ برقرار رکھا، اس کے لیے سامان اور عملے کو اتارا۔

مذکورہ سامان کے ڈاکے کی فیس کا مشخصہ اس کی سی آئی ایف قیمت کا 1.4 فیصد لگایا گیا۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے کہا کہ 1.4 فیصد ڈاکے کی فیس میں اسٹیوڈورنگ چارجز شامل نہیں تھے اور انہوں نے انہیں الگ سے شامل کیا، ان کا حساب دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، سامان اتارنے کی مزدوری، کسٹمز اسٹاف اوورٹائم، ڈائننگ ہال کے لیے پورٹ رینٹ چارجز، ایندھن، بجلی، فرسودگی، لگ بھگ دیکھ بھال کی لاگت، انتظامی اوورہیڈز اور سرمائے پر نظریاتی سود کی بنیاد پر لگایا گیا۔ اس نے پایا کہ اسٹیوڈورنگ چارجز مذکورہ اشیا کا 5.86 سے 9.42 روپے فی میٹرک ٹن کے درمیان تھے۔

اپیل کنندگان اپیلٹ کلکٹر کے سامنے کامیاب ہوئے، جنہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ ڈاکے کی فیس اور اسٹیوڈورنگ یا ان لوڈنگ چارجز ایک ہی تھے۔ کسٹم حکام نے کسٹم، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اس کے حکم کی درستگی کو چیلنج کیا اور یہ ٹریبونل کا حکم ہے جو اب ہمارے سامنے زیر بحث ہے۔ ٹریبونل کے مطابق، مذکورہ سامان کی قیمت میں 1.4 فیصد ڈاکے کی فیس پہلے ہی شامل کیے جا چکے ہیں جن میں وارفج چارجز اور وارف سے ٹرانزٹ شیڈز تک نقل و حمل کے چارجز شامل ہیں لیکن جہاز سے برتھ تک ان لوڈنگ چارجز نہیں۔ اس لیے لینڈنگ چارجز کو، اس کے خیال میں، شمار اور شامل کیا جانا تھا اور ان کا حساب صرف اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے کیا جا سکتا تھا، لیکن کچھ معمولی فرق کے ساتھ۔

ہم نے کسٹم حکام کے فاضل وکیل مسٹر باجپائی سے بار بار پوچھا کہ سامان کی قیمت پر اسٹیوڈورنگ یا ڈاکے کی فیس کیسے شامل کیے جا سکتے ہیں جب کہ کسٹم حکام پہلے ہی سامان کی قیمت کو ان کی سی آئی ایف قیمت

کے 1.4 فیصد کی شرح سے ڈاکے کی فیس کے ساتھ لوڈ کر چکے ہیں۔ ہمیں نہیں لگتا کہ سماعت کے اختتام پر ہمیں سوال کا کوئی تسلی بخش جواب ملا ہے۔

مسٹر باجپائی نے میجر پورٹ ٹرسٹ ایکٹ 1963 کی دفعہ 42 کا حوالہ دیا اور بالکل صحیح کہا کہ ایک بڑی بندرگاہ کا بورڈ آف ٹرسٹی مختلف خدمات فراہم کرتا ہے، بشمول اپنے احاطے میں لائے گئے سامان کو وصول کرنا، ہٹانا، منتقل کرنا، نقل و حمل، ذخیرہ کرنا اور پہنچانا۔ اس کے جمع کرانے میں، اس خاص معاملے میں، 1.4 فیصد لینڈنگ چارجز میں مذکورہ سامان کو اتارنے کے چارجز شامل نہیں تھے۔ مذکورہ سامان کو اتارنا اپیل گزاروں نے خود اس گھاٹ پر کیا تھا جسے انہوں نے اپنے سامان اور اپنے عملے کا استعمال کرتے ہوئے کرائے پر لیا تھا۔ لہذا، اس اکاؤنٹ پر چارجز، جسے اسٹیوڈورنگ چارجز کہا جاتا ہے، کو اس حقیقت سے قطع نظر شامل کرنا پڑا کہ 1.4 فیصد ڈاکے کی فیس پہلے ہی شامل کیے جا چکے تھے۔ مسٹر باجپائی نے مزید کہا کہ اگر ہر معاملے میں اصل لینڈنگ چارجز کا پتہ لگانا پڑے اور وصول کرنا پڑے تو کسٹم حکام کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

"لینڈنگ چارجز" بالکل وہی ہیں جو الفاظ کا مطلب ہے، ایک درآمد کنندہ کی طرف سے جہاز پر سامان کو زمین پر لانے کے لیے ہونے والے اخراجات۔ قانون کے مطابق لینڈنگ چارجز کا تخمینہ حقیقی طور پر کیا جانا چاہیے، لیکن عملی طور پر، خاص طور پر اخراجات کی منظوری کو آسان بنانے کے لیے، لینڈنگ چارجز مشخصہ سامان کی قیمت کے ایک فیصد پر کیا جاتا ہے اور اس طرح تخمینہ کاری قبول کی جاتی ہے۔ جب اس طرح مشخصہ لگایا جاتا ہے، تو لینڈنگ چارجز ان تمام اخراجات کا احاطہ کرتے ہیں جو ایک درآمد کنندہ درآمد شدہ سامان کو زمین پر لانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔

موجودہ معاملے میں، کسٹم حکام نے ڈاکے کی فیس مشخصہ لگایا جو اپیل گزاروں نے سامان کی سی آئی ایف قیمت کا 1.4 فیصد خرچ کیا۔ اپیل گزاروں کی طرف سے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ان کا معاملہ نہیں ہے کہ اس طرح کا فیصد اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات سے زیادہ ہے جو انہوں نے اصل میں خرچ کیا ہے اور انہیں رقم کی واپسی ملنی چاہیے۔ ان کا جو دعوی ہے وہ یہ ہے کہ 1.4 فیصد لینڈنگ چارجز ان تمام چیزوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو انہیں مذکورہ سامان کو زمین پر لانے کے لیے خرچ کرنا پڑا ہے اور اس لیے، اسٹیوڈورنگ یا ڈاکے کی فیس کا کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ہماری رائے ہے، اپیل گزاروں کی جانب سے کی گئی پیش کش ناقابل تسخیر ہے۔ یہ کسٹم حکام کے لیے کھلا ہے کہ وہ لینڈنگ چارجز کا فیصد پر اندازہ نہ لگائیں اور حقیقی طور پر ان کا اندازہ لگائیں۔ لیکن اگر وہ

فیصد کی بنیاد پر ان کا جائزہ لیتے ہیں، تو وہ اس طرح لینڈنگ چارجز کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور پھر ان کے لیے اس بنیاد پر کوئی رقم شامل کرنے کی کوشش کرنا کھلی نہیں ہے کہ یہ یا وہ یا دوسرا اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

نتیجے میں، سول اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ چیلنج کے تحت آرڈر کو منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ مدعا علیہان اپیل کے اخراجات اپیل گزاروں کو ادا کریں گے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔